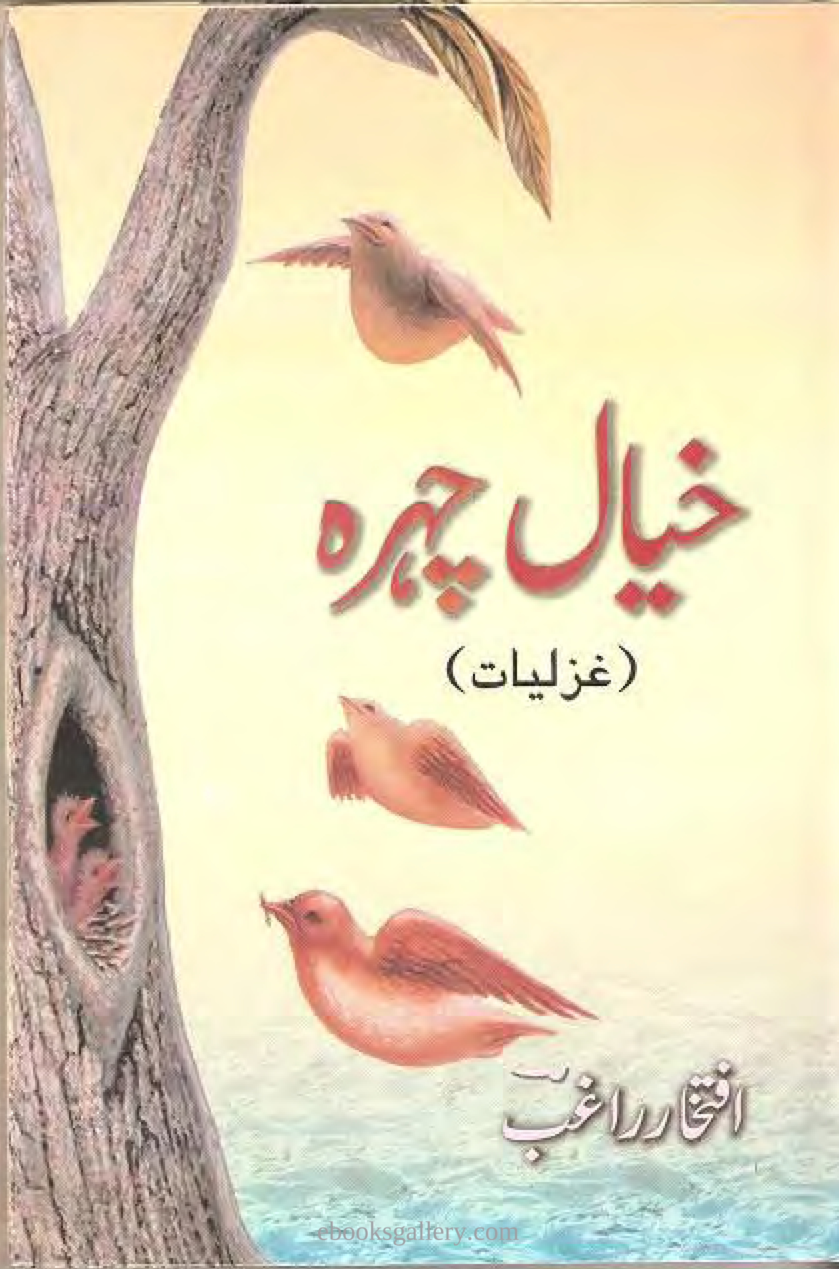

ebooksgallery.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیال چہرہ

(غزلیات)

افتخار راغبؔ

ebooksgallery.com

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

کتاب	:	خیال چہرہ
شاعر	:	افتخار راغب
اشاعتِ اول	:	دسمبر ٢٠٠٧ء
طباعت	:	نیو الائڈ پرنٹرس
تعداد	:	١٠٠٠
قیمت	:	Rs125/- (سواسو روپئے) (عرب ممالک میں 15/- ریال)

KHAYAL CHEHRA

(An Urdu Poetry Collection-Ghazal)

By

IFTEKHAR RAGHIB

Price: Rs 125/- (Riyals 15/-)

تقسیم کار

☆ دبستان ادب، پوسٹ بکس:١١٦٧١، دوحہ۔ قطر (Tel:+974 5707870)

☆ نازا سٹور، دوحہ، قطر

☆ بک امپوریم، سبزی باغ، پٹنہ۔ ٤، بہار

☆ ادارہ ادبِ اسلامی ہند، ٢٧٠٣، بارہ دری، بلیماران، دہلی۔ ٦

☆ مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ٢٥

☆ جناب محبوب الٰہی، D-19، اوکھلا بہار، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ٢٥

☆ جناب محمد ابراہیم، نرائن پور، پوسٹ: میر گنج، ضلع: گوپال گنج، بہار

ebooksgallery.com

انتساب

شریکِ رنج وراحت

قرّۃالعین

کے نام

ebooksgallery.com

کوائف

نام : افتخار عالم راغبؔ
قلمی نام : افتخار راغبؔ
ولدیت : شیخ محمد ابراہیم
تاریخ پیدائش : ۳۱/ مارچ ۱۹۷۳ء
آبائی وطن : گوپال گنج، بہار
تعلیم : B.Tech. in Civil Engg. (1998)
از جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔۲۵
مجموعۂ کلام : ۱۔ لفظوں میں احساس (غزلیات، ۲۰۰۴ء)
۲۔ خیال چہرہ (غزلیات، ۲۰۰۷ء)
قطر میں قیام : ۶/ مارچ ۱۹۹۹ء سے تا حال
موجودہ پتہ : پوسٹ بکس نمبر: 11671، دوحہ۔قطر
رابطہ نمبر (موبائل) : (00974) 5707870
Email: 1) iftekhar_raghib@hotmail.com
2) iftekhar.raghib@gmail.com
ملازمت : Arab Engineering Bureau
P.O.Box: 1148, Doha-Qatar
مستقل پتہ : مقام نرائن پور، پوسٹ: میر گنج، ضلع: گوپال گنج، بہار
(موبائل: 09931969250)

ebooksgallery.com

ممنون ہوں:

☆ خالقِ کائنات کا جس نے تخلیقی شعور عنایت کر کے پہلے 'لفظوں میں احساس' اور اب 'خیال چہرہ' ادبی دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

☆ اپنے والدین، اہلیہ اور بھائی اظہار اور ذوالفقار کے ساتھ تمام عزیز و اقارب کا جن کی دعائیں اور محبتیں ہر قدم پر میرے ساتھ ہیں۔

☆ محترم امجد علی سرورؔ اور عزیزؔ رشیدی صاحب کا جن کی رہنمائیوں کی روشنی شعری سفر میں ہمیشہ مشعلِ راہ ہے۔

☆ ڈاکٹر ظفرؔ کمالی صاحب کا جنھوں نے بے حد شفقت و محبت سے ہر موقعہ پر میرا حوصلہ بڑھایا اور 'خیال چہرہ' کی پروف ریڈنگ انتہائی خلوص کے ساتھ فرما کر مفید مشوروں سے نوازا۔

☆ شاعر دوست عزیز نبیلؔ، فریدؔ ندوی، اشفاق قلقؔ اور اشفاق دیشمکھ کا جنھوں نے پروف ریڈنگ میں کارآمد مشورے عنایت کیے اور ہمیشہ میری ہمّت افزائی کی۔

☆ قطر میں مقیم تمام متحرک شعراے کرام، خصوصاً محمد ممتاز راشدؔ، شادؔا کولوی، یوسفؔ کمال، شفیق اخترؔ، ارشادؔ اعظمی، شوکت علی نازؔ، ندیم ماہرؔ، سید فہیم الدین، اعجاز حیدرؔ، منصورؔ اعظمی، زوار حسین زائرؔ، جمشیدؔ انصاری، سعادت علی سعادتؔ اور حبیبؔ حیدر آبادی کا جن کا دوستانہ ماحول شعری شعور کے فروغ میں کافی معاون رہا۔

☆ نیاز احسن کا، جو ایک دوست ہی نہیں بلکہ بھائی کی طرح ہر دکھ سکھ میں ساتھ رہا اور تازہ اشعار پر بغیر سوچے سمجھے تبصرہ فرما کر کبھی حوصلہ افزائی کی تو کبھی شعر کو تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔

☆ افتخار سہیل، محبوب الٰہی اور سمیع اللہ وغیرہ کا جنھوں نے مجموعے کی اشاعت میں بھرپور مدد کی۔

افتخار راغبؔ

ebooksgallery.com

☆ سید عبدالحیٔ، سید سیف اللہ، ابراہیم خان کمال، سلیمان دہلوی، حیدر علی، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ندوی، عبدالخاق مونس، خالد داد خان اور خالد بیگ وغیرہ محترم ادب نواز شخصیات کا جنھوں نے بے حد خلوص و محبت سے مسلسل میری ہمّت کو رنگ و روشنی کی نئی منزلوں کے راستے دکھائے۔

☆ قطر کے دیگر ادب دوست حضرات خصوصاً محمد فاروق احمد، مرزا حامد علی، طیّب حسین، اسلم پرویز، ذاکر حسین، محمد ربّانی، افسر عاصمی، سرور عالم اور عبداللہ وغیرہ کی بے لوث حوصلہ افزائیوں کا۔

☆ قطر کے پرامن ماحول اور یہاں پھل پھول رہی اردو ادبی تنظیموں خصوصاً بزمِ اردو قطر، حلقۂ ادبِ اسلامی قطر، انجمن محبّانِ اردو ہند قطر، مجلسِ فروغِ اردو ادب اور دبستان ادب قطر کے ادبی ماحول کا۔

☆ بھارتیہ ساہتیہ کار سنسد سمستی پور بہار کے اراکین خصوصاً ناشاؔد اورنگ آبادی کا، جن کی تنظیم نے 'لفظوں میں احساس' (ہندی) کے لیے 'جگر مرادآبادی' سمّان سے (۲۰۰۷ء میں) نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

☆ انجمن ترقیِ اردو گوپال گنج بہار کے تمام اراکین خصوصاً اظہار الحق صدیقی، معراج الدین تشنہؔ، ذاکر حسین ذکی، رضی احمد فیضیؔ اور فہمی صاحب وغیرہ کا، جنھوں نے میری معمولی ادبی کاوشوں کے لیے اعزازی سند سے نواز کر حوصلہ بڑھایا۔

☆ تمام قارئین کا جنھوں نے 'لفظوں میں احساس' کو پڑھنے کی زحمت گوارا کی اور ان حضرات کا بھی جنھوں نے پُرخلوص تبصرہ و تنقید، تحسینی کلمات یا مشوروں سے نوازا۔

☆ ان تمام محبانِ اردو ادب کا بھی جنھوں نے 'خیال چہرہ' کی اشاعت کا خیر مقدم کیا اور ان مخلصین کا بھی جو اسے پڑھنے کی زحمت اُٹھا کر مخلصانہ مشورے یا تنقید و تبصرے سے نوازیں گے۔

☆ ایک مخلص ادب دوست کا جس نے 'لفظوں میں احساس' کی پسندیدگی اور اپنے خلوص کے اظہار میں 'خیال چہرہ' کی اشاعت میں مالی تعاون کیا اور اپنا نام ظاہر نہ کرنے حکم کا دیا۔

☆ آخر میں ان تمام احباب کی شکر گزاری کو دوہرانا ضروری سمجھتا ہوں جن کا ذکر 'لفظوں میں احساس' میں ظاہراً یا کنایۃً آیا ہے۔

افتخار راغبؔ

ebooksgallery.com

فہرست

۱	نہیں ہے کوئی بھی ہم کو ترے سوا معلوم (حمد)	۱۳
۲	اپنے بندوں کی سن لے دعائیں (مناجات)	۱۵
۳	چومیں گے لبِ دل سے طیبہ کی زمیں جا کر (نعت)	۱۶
۴	خواہش نہیں ذرا بھی مجھے نام وام کی (نعت)	۱۸
۵	بخالت کی وہ پہنچا انتہا تک (نعت)	۲۰
۶	دل جس کا منوّر نہ ہوا نورِ ہدیٰ سے (نعت)	۲۲
۷	انکار ہی کر دیجیے اقرار نہیں تو	۲۴
۸	چھوڑا نہ مجھے دل نے مری جان کہیں کا	۲۶
۹	جی چاہے کہ دنیا کی ہر اِک فکر بھلا کر	۲۸
۱۰	کیا آتشِ اُلفت ہے بیاں ہو نہیں سکتا	۳۰
۱۱	ویسے تو وہ 'ہوں، ہاں' کے سوا کچھ نہیں کہتے	۳۱
۱۲	ظلمت کے غضب سے نہیں ڈرتا کوئی سورج	۳۲
۱۳	کس درجہ ہے با کمال چہرہ	۳۴
۱۴	یوں چہرہ اُداس لگ رہا ہے	۳۶

ebooksgallery.com

۱۵	ست رنگی سی وہ چمک دکھا کر	۳۷
۱۶	سینے میں چھپا کے چاہ کوئی	۳۸
۱۷	تقدیرِ وفا کا پھوٹ جانا	۴۰
۱۸	ہے شر بھی بشر کے شر سے خائف	۴۲
۱۹	دشتِ فرقت میں زندگانی کی	۴۴
۲۰	جن کو بھرنے تھے کان بھرتے رہے	۴۵
۲۱	بن ترے ہے کٹھن گزارا بھی	۴۶
۲۲	خواہشیں ہیں حصار کی صورت	۴۸
۲۳	کس کا گھر ہے قیام کس کا ہے	۵۰
۲۴	کتنا خوش ہوں میں تیرے آنے سے	۵۲
۲۵	یاسمن یا گلاب سا کچھ ہے	۵۳
۲۶	متّفق ہم اگر نہیں ہوتے	۵۴
۲۷	لَے ملاؤ نہ اُن کی لَے کے ساتھ	۵۶
۲۸	تجھ سا چہرا شناس کون ہوا	۵۷
۲۹	یاس من کو اُداس رکھتی ہے	۵۸
۳۰	میرے دل کو بھی تیرے جی کو بھی	۶۰
۳۱	یاد کی چل پڑی ہے سرد ہوا	۶۲
۳۲	طیش میں آئیں لہریں پانی کی	۶۴

ebooksgallery.com

۳۳	مل گئی آپ کی رضا مجھ کو	۶۶
۳۴	دل ہے کیوں بے قرار مت پوچھو	۶۸
۳۵	اے مِرے پاسبان کچھ ہو جائے	۶۹
۳۶	گو حقیقت نہیں ہے خواب ہے تو	۷۱
۳۷	جب بھی وہ بام مجھ کو یاد آیا	۷۳
۳۸	کیا بتاؤں سبب اُداسی کا	۷۴
۳۹	کیا بتاؤں کس قدر دل بے سکوں ہے آج بھی	۷۶
۴۰	آگ سینے میں حسد کی پل رہی ہے یا نہیں	۷۸
۴۱	ان کی چالوں کا ہمیں ادراک ہونا چاہیے	۸۰
۴۲	آسماں ہلنے لگیں گے یہ زمیں پھٹ جائے گی	۸۲
۴۳	میرے سینے میں جب ارمانوں کا لشکر آ گیا	۸۴
۴۴	ہو چراغِ علم روشن ٹھیک سے	۸۶
۴۵	دھوپ میں فرقت کی تپنے کے لیے	۸۸
۴۶	دل میں ہر دم ہے بپا محشر کوئی	۸۹
۴۷	حق نوائی کیوں لگے مشکل مجھے	۹۱
۴۸	کس قدر سنسان ہو کر رہ گئے	۹۳
۴۹	ہر گھڑی ہنسنا ہنسانا یاد ہے	۹۵
۵۰	مجھ کو رکھتی ہے پریشان مِری خوش فہمی	۹۷

ebooksgallery.com

۵١	بن گیا شعلہ مظالم کا شرر آخر کار	٩٩
۵٢	دیکھ لینے دو ہمیں خواب میں گھر کی صورت	١٠١
۵٣	اپنی آنکھوں کے چمتکار دکھاتے کسی دن	١٠٣
۵۴	خوب مجبوریِ حالات سمجھتا ہوں میں	١٠۵
۵۵	قتل و غارت جو مچائے ہوئے ہیں	١٠٧
۵٦	دل سے جب آہ نکل جائے گی	١٠٨
۵٧	ایک تصویر چھپائے ہوئے ہیں	١١٠
۵٨	تمھارے لوٹ آنے کی ہمیشہ آس رہتی ہے	١١١
۵٩	کسی کو خوں رُلانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا	١١٢
٦٠	مِری گردن سے یوں تیغِ ستم ایجاد ملتی ہے	١١۴
٦١	نہ جانے کیا ہے اُس ظالم کے جی میں	١١٦
٦٢	میں سب کچھ بھول جانا چاہتا ہوں	١١٨
٦٣	کہاں خود میں سمٹ کر رہ گیا ہوں	١١٩
٦۴	ہوا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں	١٢٠
٦۵	بڑی مشکل ہوا کے سامنے ہے	١٢٢
٦٦	وفاداری میں جب کمزور ٹھہرے	١٢٣
٦٧	منا لوں کس طرح خود کو	١٢۴
٦٨	ملنے چلے ہو بغض و کدورت کے باوجود	١٢۵

ebooksgallery.com

۶۹	کیا بس گئے ہیں وہ مرے دل کے مکان میں	۱۲۷
۷۰	چاہے نگاہِ عقل میں ہو کچھ بھی احتیاط	۱۲۸
۷۱	کسی طرح بھی نہ تجھ کو قرار آئے گا	۱۲۹
۷۲	وفا کے پتلے بھی چاہت کی مورتیں بھی ہیں	۱۳۱
۷۳	اگر چہ میری طبیعت بھی کوئی سخت نہیں	۱۳۲
۷۴	ہر ایک لمحہ تمھارا خیال اب بھی ہے	۱۳۳
۷۵	کہاں ہوں، کون ہوں، کیسا ہوں، کس شمار میں ہوں	۱۳۵
۷۶	جو دوسروں کی خطائیں معاف کرتے ہیں	۱۳۶
۷۷	خلوص و اُنس میں جو صورتِ شجر ٹھہرے	۱۳۸
۷۸	کبھی زمین کبھی آسماں کے بارے میں	۱۴۰
۷۹	ضرورتوں کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں پاؤں میں	۱۴۲
۸۰	کوئی مجھ سے خفا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے	۱۴۳
۸۱	یہ جواہر خیالات کے	۱۴۴
۸۲	جسے چاہتا ہوں میں حد سے زیادہ	۱۴۵
۸۳	ترے دل پہ جادو جگانے کے لائق	۱۴۶
۸۴	سمجھ میں خود اپنی بھی آتا نہیں کچھ	۱۴۸
۸۵	بزمِ سخن میں خود کو نا چار لے کے آئے	۱۴۹
۸۶	امید مت لگاؤ تدبیر سے زیادہ	۱۵۱

ebooksgallery.com

کوئی شرارتی بچوں سا انتظار میں ہے
غزل درخت پہ کب برگ و بار آئیں گے

ebooksgallery.com

حمد

نہیں ہے کوئی بھی ہم کو ترے سوا معلوم
ہمیں تو صرف ہے اک تو ہی اے خدا معلوم

خدا کی ذات اگرچہ نہیں ہے نامعلوم
خدا ہے کیسا ، کہاں ہے خدا ، خدا معلوم

ہے کائنات کی رگ رگ سے صرف تو واقف
ہر ایک ذرہّ کا تجھ ہی کو ہے پتا معلوم

ebooksgallery.com

خدا کے ذکر سے ملتی ہے روح کو تسکین
خدا کا ذکر ہے کیا چیز تم کو کیا معلوم

وہ چاہتا ہے جو کرنا وہ کر کے رہتا ہے
جہاں کو چاہے بھلا ہو کہ ہو برا معلوم

یقین تجھ پہ ہے امّید بھی تجھی سے ہے
خدا نہیں ہمیں کوئی بھی دوسرا معلوم

جو خیر چاہو تو اس پر نہ غور و فکر کرو
''نہ ابتدا کوئی اس کی نہ انتہا معلوم''

کرم نہ ہو اگر اس کا تو بالیقیں راغبؔ
پتہ کسی کو ہو منزل نہ راستہ معلوم

ebooksgallery.com

مناجات

اپنے بندوں کی سن لے دعائیں
اے خدا بخش دے سب خطائیں

کس کو ہم اپنا دکھڑا سنائیں
کون سنتا ہے دل کی صدائیں

یونہی روشن رہے شمعِ ایماں
لاکھ دشمن ہوں ظالم ہوائیں

ہر گھڑی ہم پہ تیرا کرم ہو
ہر قدم پر ہوں تیری عطائیں

کیا چھپا ہے نگاہوں سے تیری
اے خدا تجھ سے کیا ہم چھپائیں

کون معبود تیرے سوا ہے
کس کا دروازہ ہم کھٹکھٹائیں

ebooksgallery.com

نعت

چومیں گے لبِ دل سے طیبہ کی زمیں جا کر
آئے گا قرار اب تو اِس دل کو وہیں جا کر

وہ ارض کہ جو رشکِ فردوسِ بریں ٹھہری
دیکھیں گے زہے قسمت ہم بھی وہ زمیں جا کر

آنکھیں ہیں کہ شرمندہ ، دل ہے کہ بڑا نادم
کس کس کو سنبھالوں گا آقاؐ کے قریں جا کر

ebooksgallery.com

قرآنِ مبیں اکثر سنتے تھے سناتے تھے
دربارِ شہِ دیںؐ میں جبریلِؑ امیں جاکر

غیروں کی سمجھ میں یہ آیا ہے نہ آئے گا
اکِ رات میں ہو آئے وہ عرشِ بریں جاکر

اللہ نے چاہا تو ہم بھی وہاں جائیں گے
بڑھ جاتا ہے جس در پر ایمان و یقیں جاکر

مٹی کا بدن راغبؔ مٹ جائے تو اچھا ہے
سرکارِ دوعالمؐ کی گلیوں میں کہیں جاکر

ebooksgallery.com

نعت

خواہش نہیں ذرا بھی مجھے نام وام کی
میرے قلم کو پیاس ہے کوثر کے جام کی

یہ دل کہ جس میں پیار بسا ہے حضورؐ کا
اِک چیز بس یہی ہے مِرے پاس کام کی

پیغامِ شاہِ دیں کی ہے محتاج کائنات
رحمت ہے سب کے واسطے اُن کے پیام کی

دیوانہ وار ہر گھڑی شیدائے مصطفیٰؐ
بس رٹ لگائے رہتے ہیں آقاؐ کے نام کی

انسان کے حقوق و فرائض عیاں کیے
تعلیمِ عدل آپؐ نے دنیا میں عام کی

ebooksgallery.com

تاریخ ہے گواہ کہ خیرالانامؐ نے
تفریق جڑ سے ختم کی آقا غلام کی

قول و عمل حضورؐ کے قرآں کے ترجماں
تشریح اُنؐ کی ذات خدا کے کلام کی

بس یہ کہ اُنؐ سا ہوگا کوئی اور نہ ہو سکا
کیا خوب ذاتِ پاک ہے خیرالانامؐ کی

اہلِ فلک گواہ کہ سارے جہان میں
خوشبو رچی بسی ہے درود و سلام کی

راغبؔ ہر ایک نعت ہے نذرانۂ خلوص
توصیف کب رقم ہوئی عالی مقام کی

ebooksgallery.com

نعت

بخالت کی وہ پہنچا انتہا تک
جو کہہ سکتا نہیں صلّے علیٰ تک

بڑی وسعت ہے نعتِ مصطفیٰؐ میں
نہیں محدود یہ مدح و ثنا تک

بتا کر ربِّ یکتا کا ٹھکانہ
سکھایا کس نے آدابِ دعا تک

شکم پر باندھ لیتے سنگ آقاؐ
بچھانے کو نہ ہوتا بوریا تک

رکھا ہے رب نے اسے قرآنِ ناطق
سلامت آپؐ کا ہر نقشِ پا تک

ebooksgallery.com

بڑے بنتے تھے جو سردارِ مکّہ
کہیں اُن کا نہیں اب تذکرا تک

ہوا خیرالبشرؐ ایسا نہ ہوگا
بشر کی ابتدا سے انتہا تک

میں دل کے لب سے اُس روضے کو چوموں
ثواب افزا ہے جس کو دیکھنا تک

نوازا رب نے جس بارِ گراں سے
لرز کر رہ گیا غارِ حرا تک

میں تنکے کی طرح اُڑ کر ہوا میں
پہنچ جاؤں درِ خیرالوریٰ تک

نہ ہو توفیقِ سیرابی تو راغبؔ
گزر جاتی ہے رحمت کی گھٹا تک

ebooksgallery.com

نعت

دل جس کا منوّر نہ ہوا نورِ ہدیٰ سے
ممکن نہیں بچ جائے وہ دوزخ کی سزا سے

تھامے ہوئے رہتے ہیں سدا صبر کا دامن
مومن نہیں گھبراتے کبھی کرب و بلا سے

ناموسِ رسالت کے تحفّظ کے لیے ہم
ٹکرائیں گے ہر دور کی منہ زور ہوا سے

انسان کا دل ہی نہیں ہر گوشۂ عالم
پرنور ہے خورشیدِ رسالتؐ کی ضیا سے

ہم پر بھی کرم ساقیِ کوثر کا ہو یارب
محشر میں نہ رہ پائیں گے اِک آن بھی پیاسے

ebooksgallery.com

دنیا میں کوئی دین کوئی اِزم نہیں ہے
بہتر مِرے سرکارؐ کے نقشِ کفِ پا سے

آقاؐ کی محبّت میں تڑپتا ہے مِرا دل
یا کانپتا رہتا ہے سدا خوفِ خدا سے

مل جائے ہمیں بھیک شفاعت کی خدایا
ہاتھوں میں لیے بیٹھے ہیں امیدوں کے کاسے

افسوس ہے اُس قلب کی پتھریلی زمیں پر
جو فیض اُٹھاتی نہیں رحمت کی گھٹا سے

اُس راہِ وفا ہی پہ ہمیں چلنا ہے راغبؔ
جس راہ میں قرباں ہوئے آقاؐ کے نواسے

ebooksgallery.com

انکار ہی کر دیجیے اقرار نہیں تو
اُلجھن ہی میں مر جائے گا بیمار نہیں تو

لگتا ہے کہ پنجرے میں ہوں دنیا میں نہیں ہوں
دو روز سے دیکھا کوئی اخبار نہیں تو

دنیا ہمیں نابود ہی کر ڈالے گی اِک دن
ہم ہوں گے اگر اب بھی خبردار نہیں تو

ebooksgallery.com

کچھ تو رہے اسلاف کی تہذیب کی خوشبو
ٹوپی ہی لگا لیجیے دستار نہیں تو

ہم برسرِ پیکار ستمگر سے ہمیشہ
رکھتے ہیں قلم ہاتھ میں تلوار نہیں تو

بھائی کو ہے بھائی پہ بھروسہ تو بھلا ہے
آنگن میں بھی اُٹھ جائے گی دیوار نہیں تو

بے سود ہر اِک قول ہر اِک شعر ہے راغبؔ
گر اس کے موافق تِرا کردار نہیں تو

ebooksgallery.com

چھوڑا نہ مجھے دل نے مِری جان کہیں کا
دل ہے کہ نہیں مانتا نادان کہیں کا

جائیں تو کہاں جائیں اِسی سوچ میں گم ہیں
خواہش ہے کہیں کی تو ہے ارمان کہیں کا

ہم ہجر کے ماروں کو کہیں چین کہاں ہے
موسم نہیں جچتا ہمیں اِک آن کہیں کا

ebooksgallery.com

اُس شوخیِ گفتار پہ آتا ہے بہت پیار
جب پیار سے کہتے ہیں وہ شیطان کہیں کا

یہ وصل کی رُت ہے کہ جدائی کا ہے موسم
یہ گلشنِ دل ہے کہ بیابان کہیں کا

کر دے نہ اُسے غرق کوئی ندّی کہیں کی
خود کو جو سمجھ بیٹھا ہے بھگوان کہیں کا

اک حرف بھی تحریف زدہ ہو تو دکھائے
لے آئے اُٹھا کر کوئی قرآن کہیں کا

محبوب نگر ہو کہ غزل گاؤں ہو راغبؔ
دستورِ محبت نہیں آسان کہیں کا

ebooksgallery.com

جی چاہے کہ دنیا کی ہر اِک فکر بھلا کر
کچھ شعر سناؤں میں تجھے پاس بٹھا کر

جانے کہاں کس موڑ پہ ہو جائے ملاقات
اِس آس میں پھرتا ہوں ترے شہر میں آ کر

خوشیاں تجھے مل جاتیں تو افسوس نہ ہوتا
آخر تجھے کیا مل گیا دل میرا دکھا کر

ebooksgallery.com

یہ کیا کہ سدا اپنے ہی مطلب کی دعائیں
اوروں کے بھی حق میں کبھی اے دوست دعا کر

پھر دیکھ کہ ملتی ہے تجھے کتنی مسرّت
ہے شرط کہ اخلاص و محبّت سے ملا کر

چہرے سے ترے چپکی ہوئی ہیں مِری آنکھیں
تو بھی تو مری سمت کبھی دیکھ لیا کر

غیبت سے نہ بھر جائے کہیں نامۂ اعمال
جو کچھ تمھیں کہنا ہے کہو سامنے آ کر

بخشا ہے جو اُس نے دلِ خوش فہم کو راغبؔ
رکھّا ہے ہر اِک زخم کو سینے سے لگا کر

ebooksgallery.com

کیا آتشِ اُلفت ہے بیاں ہو نہیں سکتا
ہو جائیں گے ہم راکھ دھواں ہو نہیں سکتا

مٹھّی میں بھلا قید ہوئی ہے کبھی خوش بو
یہ رازِ محبّت ہے نہاں ہو نہیں سکتا

ٹوٹا ہے فلک یا کہیں ٹوٹا ہے کوئی دل
یونہی تو کہیں شورِ فغاں ہو نہیں سکتا

ملتے نہیں خوش بو بھرے خوش رنگ سے الفاظ
لفظوں میں ترا روپ بیاں ہو نہیں سکتا

قسمت ہی سے بنتا ہے کوئی شاعر و فنکار
ہر شخص سے یہ کارِ گراں ہو نہیں سکتا

گھر کر گئے دل میں وہ کچھ اِس طرح سے راغبؔ
خالی کبھی اب دل کا مکاں ہو نہیں سکتا

ebooksgallery.com

ویسے تو وہ ’ہوں ، ہاں‘ کے سوا کچھ نہیں کہتے
کہنے پہ جب آ جائیں تو کیا کچھ نہیں کہتے!

ہو جائے مِرے دل میں کچھ الہام خدایا
کیوں ہو گئے وہ مجھ سے خفا کچھ نہیں کہتے

کوزے میں سمندر وہ سمونے کے ہیں قائل
وہ لوگ بھی غزلوں کے سوا کچھ نہیں کہتے

وہ حد سے گزرنے لگا جب ظلم و ستم میں
سب دیکھ کے ہم کیسے بھلا کچھ نہیں کہتے

برسوں سے سناتے ہیں وہی طرز بدل کر
ہر اِک کو پتا ہے وہ نیا کچھ نہیں کہتے

کرتے ہیں پریشاں وہ ہمیشہ مجھے راغبؔ
اپنی ہی کہے جاتے ہیں یا کچھ نہیں کہتے

ebooksgallery.com

ظلمت کے غضب سے نہیں ڈرتا کوئی سورج
تاریکی بڑھی حد سے کہ ابھرا کوئی سورج

کیا بھول گئے سارے اماوس کے پرستار
کرتا ہے ہر اِک رات کا پیچھا کوئی سورج

ہے نور کی ظلمات سے یہ جنگ پرانی
لڑتا ہے اندھیروں سے ہمیشہ کوئی سورج

ہوتے ہیں کئی چاند نمودار فلک پر
دیتا ہے جب انوار کا صدقہ کوئی سورج

ebooksgallery.com

جو تیرگیِ وقت کی وحشت سے ہو خائف
مومن کوئی ایسا ہے نہ ایسا کوئی سورج

ظلمت کی گھٹا چیر کے اے تیرہ نصیبو!
نکلے گا دمِ صبح چمکتا کوئی سورج

کیسے نہ ترے فن کی ضیا بکھرے جہاں میں
سچ ہے کہ چھپائے نہیں چھپتا کوئی سورج

لڑنا ہے اندھیروں سے تو مت دیر لگاؤ
''لاؤ کوئی جگنو ، کوئی تارا ، کوئی سورج''

اِس درجہ اُجالوں سے ہے رغبت مجھے راغبؔ
ہوتا نہ میں انسان تو ہوتا کوئی سورج

ebooksgallery.com

کس درجہ ہے باکمال چہرہ
کہہ دیتا ہے دل کا حال چہرہ

ہے مشکل بہت ہی مسکرانا
ہو غم سے اگر نڈھال چہرہ

بے گرد و غبار فکر صورت
اور روشن رہے خیال چہرہ

ebooksgallery.com

بس چہرہ دکھا گیا ہے کوئی
اور ہونے لگا بحال چہرہ

اک انداز پر بنا ہے لیکن
ہر چہرہ ہے بے مثال چہرہ

چہرے میں چھپے ہیں کتنے چہرے
ہے گنتی تری محال چہرہ

جب لگتی ہے دل پہ چوٹ راغبؔ
ہو جاتا ہے پرملال چہرہ

ebooksgallery.com

یوں چہرہ اُداس لگ رہا ہے
لگتا ہے کہ دل سلگ رہا ہے

کیا ہوگا لگاؤ گھر سے اس کو
بچپن ہی سے جو الگ رہا ہے

یہ دیکھو کہ بچّے پڑھ رہے ہیں
مت سوچو کہ کتنا لگ رہا ہے

اِک صورت ہے جو بسی ہے دل میں
اِک لاوا ہے جو سلگ رہا ہے

اُس نے ہی کیا ہے نام راغبؔ
جو سب سے الگ تھلگ رہا ہے

ebooksgallery.com

ست رنگی سی وہ چمک دکھا کر
چھُپ جاتے ہیں اِک جھلک دکھا کر

تم ترکِ وفا کے ہو مخالف
دکھلاؤ ذرا لچک دکھا کر

مت دھندلا کرو یقیں کا درپن
تھوڑا بھی غبارِ شک دکھا کر

پچھتاتے رہوگے عمر بھر تم
جانے کی مجھے سڑک دکھا کر

وہ مجھ پر اُٹھا رہے ہیں اُنگلی
اِک جگنو سرِ فلک دکھا کر

اپنے بھی ڈرا رہے ہیں راغبؔ
زخموں کو مرے نمک دکھا کر

ebooksgallery.com

سینے میں چھپا کے چاہ کوئی
مت دل کو کرے تباہ کوئی

پچھتانے سے مت گریز کرنا
ہو جائے اگر گناہ کوئی

ملتا ہے سرور کچھ اُسے بھی
جب کہتا ہے دل سے واہ کوئی

میں اپنے بدن میں بے ٹھکانہ
مل جائے مجھے پناہ کوئی

کھُل سکتے نہیں ہیں کان اُس کے
سمجھائے اب اُس کو خواہ کوئی

ebooksgallery.com

پیروں سے مرے بندھے بگولے
اور ملتی نہیں ہے راہ کوئی

میں سب کی بھلائی چاہتا ہوں
ہے میرا بھی خیر خواہ کوئی

اِس مکر و فریب کے جہاں میں
کس کس پر رکھے نگاہ کوئی

تھکتا ہی نہیں جو کج روی سے
ہے ایسا بھی کج کلاہ کوئی

کس کو ہے امیدِ عدل راغبؔ
کیا حاضر کرے گواہ کوئی

ebooksgallery.com

تقدیرِ وفا کا پھوٹ جانا
میں بھولا نہ دل کا ٹوٹ جانا

کیا دیتا رہے گا دل پہ دستک
اِک جملہ جو میں نے جھوٹ جانا

اِک صورت اُتارنا غزل میں
لفظوں کا پسینا چھوٹ جانا

ebooksgallery.com

کیا روؤں تجھے اے دھیان درپن
پل بھر میں ہے تجھ کو ٹوٹ جانا

کس درجہ سُرور بخش تھا وہ
اُس کوچے میں جھوٹ موٹ جانا

رُک جائے گا ساتھ دھڑکنوں کے
خاموشی کا ٹوٹ پھوٹ جانا

وہ آنا کسی کا دل میں راغبؔ
اور صبر و قرار لوٹ جانا

ebooksgallery.com

ہے شر بھی بشر کے شر سے خائف
کیوں نکلے نہ کوئی گھر سے خائف

دیواروں سے سہمے در سے خائف
کیوں رہتے ہو اتنا گھر سے خائف

ہر دل میں نہیں ہے موت کا ڈر
ہر کشتی نہیں بھنور سے خائف

ہے اندازِ رہبری کچھ ایسا
رہزن بھی ہیں راہبر سے خائف

ebooksgallery.com

ہر لمحہ ہے طائرِ تخیّل
اب اپنے ہی بال و پر سے خائف

اُڑ جائیں گے سب کے سب پرندے
گر یوں ہی رہے شجر سے خائف

یوں شعلہ بدن ہر اِک خبر ہے
ہے اخبار بھی خبر سے خائف

دکھلائے ہیں اس نے وہ مناظر
آنکھیں بھی ہیں اب نظر سے خائف

ہے دھرتی کا کونا کونا راغبؔ
مظلوموں کی چشمِ تر سے خائف

ebooksgallery.com

دشتِ فرقت میں زندگانی کی
حد نہیں میری بے مکانی کی

زندگی بھر سزائیں کاٹی ہیں
ایک چھوٹی سی خوش گمانی کی

موسمِ ہجر کے اندھیروں میں
تیری یادوں نے ضو فشانی کی

دل ہمیشہ دعائیں دیتا ہے
ایک دشمن کو شادمانی کی

گفتگو جب نہ ہو سکی کھل کر
بدلیاں چھائیں بدگمانی کی

بے کلی کب ہوئی رقم راغبؔ
ہجر آلود زندگانی کی

ebooksgallery.com

جن کو بھرنے تھے کان بھرتے رہے
ہم وفا کی اُڑان بھرتے رہے

کانپ اٹھّے گا آسمان کا دل
آہ گر بے زبان بھرتے رہے

بھرنے والے تو آندھیوں میں بھی
اپنی اپنی اُڑان بھرتے رہے

وہ بھی خالی گئے جو دولت سے
زندگی بھر مکان بھرتے رہے

خونِ دل صرف کر کے ہم راغبؔ
اپنے شعروں میں جان بھرتے رہے

ebooksgallery.com

بن تِرے ہے کٹھن گزارا بھی
ہے کہاں اور کوئی چارا بھی

کیا کیا جائے تم ہی بتلاؤ
دل تو لگتا نہیں ہمارا بھی

میرے جیسا ہی گردشوں میں ہے
میری تقدیر کا ستارا بھی

ebooksgallery.com

جان میں جان ڈال دیتا ہے
ایک بے جان سا سہارا بھی

آرزوئیں پنپتی رہتی ہیں
چلتا رہتا ہے دل پہ آرا بھی

اپنے لب کو نہ دیجیے زحمت
ہے بہت آپ کا اشارا بھی

یار پردیس کی کمائی سے
فائدہ ہے تو ہے خسارا بھی

ebooksgallery.com

خواہشیں ہیں حصار کی صورت
تک رہا ہوں قرار کی صورت

صورتِ زندگی بدل دے گی
یہ تِرے انتظار کی صورت

ہو گئی موسمِ جدائی میں
چشمِ تر آبشار کی صورت

بھول پایا کبھی نہ گلشنِ دل
ایک جانِ بہار کی صورت

جانے کیا رہ گیا ہے سینے میں
چبھتا رہتا ہے خار کی صورت

ebooksgallery.com

بند کرتا ہوں دو گھڑی آنکھیں
دیکھ لیتا ہوں یار کی صورت

اپنے دلبر کی بے رُخی کے سبب
دل ہے اُجڑے دیار کی صورت

دیکھنے کو ترس رہے ہیں کئی
اس غمِ روزگار کی صورت

خاک کر دے نہ یہ ریاکاری
تجھ کو گرد و غبار کی صورت

ہر گھڑی دیکھنے کو جی چاہے
اہلِ صبر و قرار کی صورت

ذہن و دل میں ہے جانے کیوں راغبؔ
مستقل انتشار کی صورت

ebooksgallery.com

کس کا گھر ہے قیام کس کا ہے
دل کی چوکھٹ پہ نام کس کا ہے

کس کی خوشبو ہے میرے ہونٹوں پر
تذکرہ صبح و شام کس کا ہے

کس کی باتیں ہیں پرکشش اِتنی
اتنا عمدہ کلام کس کا ہے

ebooksgallery.com

کس کے ڈر سے یہ تھرتھراتا ہے
دل ہمارا غلام کس کا ہے

کس کے دل میں ہے اتنی غم خواری
اتنا اونچا مقام کس کا ہے

کس کی آواز اتنی پیاری تھی
یاد اب تک سلام کس کا ہے

کس نے ویراں کیا ہے دل راغبؔ
کیا بتاؤں یہ کام کس کا ہے

ebooksgallery.com

کتنا خوش ہوں میں تیرے آنے سے
راہ تکتا تھا اِک زمانے سے

آتے جاتے رہو تو اچھّا ہے
پیار بڑھتا ہے آنے جانے سے

چبھ گئے کتنے خار ہاتھوں میں
پھول سے دوستی بڑھانے سے

ایک برگِ سمن کی چاہت تھی
اور چاہا تھا کیا زمانے سے

مسئلہ ایک بھی نہ حل ہوگا
مسئلوں سے نظر چرانے سے

ebooksgallery.com

یاسمن یا گلاب سا کچھ ہے
میری آنکھوں میں خواب سا کچھ ہے

ہر گھڑی اضطراب سا کچھ ہے
ہجر ہے یا عذاب سا کچھ ہے

ذہن و دل ہو رہے ہیں تابندہ
طاق میں آفتاب سا کچھ ہے

بالیقیں دوستوں کے سینے میں
دل نہیں ہے کباب سا کچھ ہے

تجھ سے ملنے کی آس میں ہردم
ذہن و دل میں حساب سا کچھ ہے

زندگی ہی بدل گئی راغبؔ
عشق بھی انقلاب سا کچھ ہے

ebooksgallery.com

متّفق ہم اگر نہیں ہوتے
اتنے شیر و شکر نہیں ہوتے

جاں کی بازی لگانی پڑتی ہے
معرکے یونہی سر نہیں ہوتے

آگے حیران ہوتے رہتے تھے
اب کسی بات پر نہیں ہوتے

ان کو سمجھایئے کہ اپنوں سے
بدگماں اس قدر نہیں ہوتے

کارواں کب کا لٹ چکا ہوتا
ہم اگر باخبر نہیں ہوتے

خوبصورت نہ ہوتی منزل تو
راستے پرخطر نہیں ہوتے

ebooksgallery.com

سارے اشعار کس کے اچھّے ہیں
سارے قطرے گہر نہیں ہوتے

جانتے ہیں خودی کا جو مفہوم
خود سے وہ بے خبر نہیں ہوتے

'بزمِ اردو قطر' نہیں ہوتی
چند مخلص اگر نہیں ہوتے

آپ کا ساتھ مل گیا ہوتا
اس طرح دربدر نہیں ہوتے

وہ زیادہ ہی پھڑپھڑاتے ہیں
''جن پرندوں کے پر نہیں ہوتے''

خود غرض جو بھی پیڑ ہیں راغبؔ
اُن پہ میٹھے ثمر نہیں ہوتے

ebooksgallery.com

لَے ملاؤ نہ اُن کی لَے کے ساتھ
سُر بدلتے ہیں جو سَمے کے ساتھ

ہم مسائل میں ڈوب جاتے ہیں
روز سورج تِرے اُدَے کے ساتھ

پوچھتا ہوں کہ عشق ہے مجھ سے
بولتے ہیں 'نہیں' بھی 'ہے' کے ساتھ

میرے دل کی دعائیں رہتی ہیں
کار آمد ہر ایک شے کے ساتھ

ہم ہیں ایسی سوسائٹی سے الگ
جس کی یاری ہو بزمِ مَے کے ساتھ

تم سمجھ لو نہ کچھ کا کچھ راغبؔ
لکھ دیا بانسری بھی نَے کے ساتھ

ebooksgallery.com

تجھ سا چہرا شناس کون ہوا
مجھ کو پڑھ کر اُداس کون ہوا

سارے فرقت زدہ ہوئے غمگیں
اِس قدر بے حواس کون ہوا

آپ سی کب ہوئی مسیحائی
آپ سا غم شناس کون ہوا

تیری خاطر دعائیں کرکر کے
کاسۂ التماس کون ہوا

ریت کی طرح کون اُڑتا رہا
دشت سے روشناس کون ہوا

ماسوا اِک مکینِ دل راغبؔ
ہر گھڑی آس پاس کون ہوا

ebooksgallery.com

یاس من کو اُداس رکھتی ہے
تازہ دم دل کو آس رکھتی ہے

اپنی اردو سبھی زبانوں میں
اِک الگ ہی مٹھاس رکھتی ہے

آج تک میرے دل کی ویرانی
پھول کھلنے کی آس رکھتی ہے

ebooksgallery.com

دور رہ کر بھی میری سوچ تجھے
ہر گھڑی آس پاس رکھتی ہے

تیرے آگے ہی میری محتاجی
کاسۂ التماس رکھتی ہے

اِک ذرا سی ہوَس کی چنگاری
عمر بھر بدحواس رکھتی ہے

زندگی سینت سینت کر راغبؔ
اُن کا غم اپنے پاس رکھتی ہے

ebooksgallery.com

میرے دل کو بھی تیرے جی کو بھی
چین اِک پل نہیں کسی کو بھی

جی رہا ہوں ترے بغیر بھی میں
اور ترستا ہوں زندگی کو بھی

خون آلود کر کے چھوڑیں گے
لوگ اکّیسویں صدی کو بھی

ebooksgallery.com

مہربانی کا نام دیتے ہو
تم تو اپنی ستم گری کو بھی

ایک تیرے سوا مِرے ساقی
میں نہیں جانتا کسی کو بھی

مصلحت میں شمار کرتے ہیں
لوگ اب اپنی بزدلی کو بھی

رہ کے فکرِ معاش میں راغبؔ
وقت دیتا ہوں شاعری کو بھی

ebooksgallery.com

یاد کی چل پڑی ہے سرد ہوا
پھر اُبھارے گی کوئی درد ہوا

جانے کس کے لیے بھٹکتی ہے
شہر در شہر کوچہ گرد ہوا

وقت کی تیز و تند آندھی میں
ہو گئے کیسے کیسے فرد ہوا

ebooksgallery.com

خوب واقف ہے سب کی رگ رگ سے
جسم پرور لہو نورد ہوا

موسمِ ہجر میں تمھاری یاد
گرم رُت میں چلی ہے سرد ہوا

جب بھی آنکھیں کوئی دکھاتا ہے
ٹوٹ پڑتی ہے لے کے گرد ہوا

پھر سے نکلیں گی کونپلیں راغبؔ
یوں ہی کب تک چلے گی زرد ہوا

ebooksgallery.com

طیش میں آئیں لہریں پانی کی
جب ہواؤں نے چھیڑخانی کی

آج وہ چھاؤں کو ترستا ہے
عمر بھر جس نے باغبانی کی

بے گھری سے اُسے ڈراتے ہو
جس نے فٹ پاتھ پر جوانی کی

کچھ تو بولے کوئی کہ دنیا نے
جیتے جی کس کی قدردانی کی

ebooksgallery.com

میرے احساس میری سوچوں کی
میرے شعروں نے ترجمانی کی

قید ہوں جسم کی عمارت میں
آزمایش ہے سخت جانی کی

کیا کوئی حد نہیں ستم دیدو!
بے حسی اور بے زبانی کی

ہو گئے گل کئی گھروں کے چراغ
جب بھی صرصر نے مہربانی کی

آج اُس کا ہی بول بالا ہے
جس نے راغبؔ غلط بیانی کی

ebooksgallery.com

مل گئی آپ کی رضا مجھ کو
اور کیا چاہئے بھلا مجھ کو

یہ سمجھ لو بلک رہا ہے دل
جب بھی دیکھو غزل سرا مجھ کو

بہکی بہکی سی میری باتوں پر
کوئی ہوتا جو ٹوکتا مجھ کو

خواب ہی میں سہی چلے آؤ
چین مل جائے اِک ذرا مجھ کو

ظالموں سے ملا سکوں آنکھیں
اِتنی ہمّت دے اے خدا مجھ کو

ebooksgallery.com

میں نے کھائی ہیں ٹھوکریں ہر گام
زندگی کا ہے تجربا مجھ کو

آدمی ہوں بہک بھی سکتا ہوں
مت سمجھ لینا دیوتا مجھ کو

میں بھٹکتا رہا کسی کے لیے
اور کوئی ڈھونڈتا رہا مجھ کو

تم تو خود ہی نہیں ہو رستے پر
کیا دکھاؤ گے راستا مجھ کو

چین اک پل نہیں کہیں راغبؔ
ہو گیا ہے نہ جانے کیا مجھ کو

ebooksgallery.com

دل ہے کیوں بے قرار مت پوچھو
کس کا ہے انتظار مت پوچھو

ان کے آنے سے گلشنِ دل میں
کیسی آئی بہار مت پوچھو

رفتہ رفتہ تمھاری چاہت کا
کیسے اترا خمار مت پوچھو

نقش رہتا ہے عمر بھر اس کا
کیا ہے بچپن کا پیار مت پوچھو

دل کو اُس بے وفا پہ تھا راغبؔ
کس قدر اعتبار مت پوچھو

ebooksgallery.com

اے مِرے پاسبان کچھ ہو جائے
اب تو امن و امان کچھ ہو جائے

گر سلیقے سے آبیاری ہو
کچھ سے یہ گلستان کچھ ہو جائے

میں ہوں کوشاں کہ میرے شعروں میں
حالِ دل کا بیان کچھ ہو جائے

ebooksgallery.com

اتنی چھوٹی سی بات پر نہ کہیں
آپ کے درمیان کچھ ہو جائے

آپ بھرتے ہیں دم رفاقت کا
آپ کا امتحان کچھ ہو جائے

مہربانی ہمارے دل پر بھی
اب تو اے مہربان کچھ ہو جائے

بولنا چاہتا ہوں کچھ راغبؔ
اور مجھ سے بیان کچھ ہو جائے

ebooksgallery.com

گو حقیقت نہیں ہے خواب ہے تو
زیست میں وجہِ انقلاب ہے تو

خوش نمائی کا آفتاب ہے تو
خوش ادائی میں لاجواب ہے تو

تیرے چہرے پہ کوئی داغ نہیں
کیسے کہہ دوں کہ ماہتاب ہے تو

ebooksgallery.com

ہر ورق دل پذیر ہے جس کا
دل ربائی کی وہ کتاب ہے تو

تیرا پرتو ہے میری غزلوں میں
میرے ہر شعر کا جواب ہے تو

جس پہ نازاں ہے گلشنِ ہستی
فصلِ گُل کا وہی گلاب ہے تو

مجھ کو شاعر بنا کے جانِ غزل
اپنے مقصد میں کامیاب ہے تو

تجھ پہ اشعار کیا کہے راغبؔ
لاکھوں غزلوں کا انتخاب ہے تو

ebooksgallery.com

جب بھی وہ بام مجھ کو یاد آیا
کچھ اُدھر کام مجھ کو یاد آیا

خوشبوے یاسمن ہوئی محسوس
جب وہ گلفام مجھ کو یاد آیا

بات نکلی ہے جب بھی پھولوں کی
ایک ہی نام مجھ کو یاد آیا

بچ کے رہنا تھا وحشتِ دل سے
ہو کے بدنام مجھ کو یاد آیا

یہ کوئی زلف مجھ کو یاد آئی
یا کوئی دام مجھ کو یاد آیا

پھر دھڑکنے لگا ہے دل راغبؔ
پھر وہ بے نام مجھ کو یاد آیا

ebooksgallery.com

کیا بتاؤں سبب اُداسی کا
ہے کرم ایک بے وفا سی کا

بحر میں شعر کہہ نہیں سکتے
اور دعویٰ ہے فن شناسی کا

حاسدوں کے دلوں میں ہر لمحہ
ایک عالم ہے بدحواسی کا

ebooksgallery.com

شہر میں کس طرح بسے گا وہ
جو قبیلہ ہے آدی باسی کا

سب ستاروں کا بجھ گیا چہرہ
چاند نکلا جو پُرنماسی کا

اہلِ باطل کا ساتھ دیتے ہو
زعم ہے پھر بھی حق شناسی کا

دل پہ تازہ ہے آج تک راغبؔ
زخم اُنیس سو نواسی کا

ebooksgallery.com

کیا بتاؤں کس قدر دل بے سکوں ہے آج بھی
آپ سے ملنے کی خواہش جوں کی تُوں ہے آج بھی

آج بھی ہے عقل راہِ عشق میں زنجیرِ پا
بادبانِ کشتیِ الفت جنوں ہے آج بھی

آج بھی ہے ان سے حالِ دل بتانے کی تڑپ
رینگنے والی کہاں کانوں پہ جوں ہے آج بھی

ebooksgallery.com

آج بھی ہے خوف دل کے ٹوٹ جانے کا مجھے
آپ سے الفت مجھے ، کیسے کہوں ، ہے آج بھی

آج بھی اوروں کی خاطر اشک ہوتے ہیں رواں
دل کو دل سے راہ ہے سوزِ دروں ہے آج بھی

آج بھی انساں کے دم سے یہ زمیں ہے باوقار
آسماں عظمت پہ اِس کی سرنگوں ہے آج بھی

آج بھی لوگوں کی رگ میں خون ہے قابیل کا
کس قدر ارزاں زمیں پر قتل وخوں ہے آج بھی

آج بھی دل یاد کرتا ہے بہت راغبؔ اُنھیں
سُونا سُونا میرے دل کا اندروں ہے آج بھی

ebooksgallery.com

آگ سینے میں حسد کی پل رہی ہے یا نہیں
آپ کو شہرت ہماری کھل رہی ہے یا نہیں

آپسی رنجش ہی دِل کو دَل رہی ہے یا نہیں
دشمنوں کی دال ہر سو گل رہی ہے یا نہیں

نفرتوں کی آندھیاں چلتی رہیں ہر دور میں
چاہتوں کی شمع پھر بھی جل رہی ہے یا نہیں

کارگاہِ زیست میں دکھلا کے ہم کو سبز باغ
اے حسیں دنیا ہمیں تو چھل رہی ہے یا نہیں

زندہ رہنے کے لیے کیا کیا نہیں کرتا کوئی
زندگی کی شام لیکن ڈھل رہی ہے یا نہیں

ebooksgallery.com

اے مِری چاہت کی نگری دل پہ رکھ کر ہاتھ دیکھ
مجھ کو کھو کر ہاتھ اپنے مل رہی ہے یا نہیں

چاہتوں کی جھیل میں فرقت کے پتھر پھینک کر
پوچھتے ہو مجھ سے تم ہلچل رہی ہے یا نہیں

میری چشمِ شوق اُن کی دید کی حسرت لیے
کاش وہ بھی جانتے جل تھل رہی ہے یا نہیں

میں تو پاگل ہوں تری چاہت میں تیرے پیار میں
زندگی مجھ پر بھی تو پاگل رہی ہے یا نہیں

کشتیِ دل پار اُتری یا نہیں راغبؔ مری
خواہشوں کی ہر طرف دلدل رہی ہے یا نہیں

ebooksgallery.com

ان کی چالوں کا ہمیں ادراک ہونا چاہیے
یعنی ہم لوگوں کو بھی چالاک ہونا چاہیے

جسم کی پاکیزگی کی منزلت اپنی جگہ
جسم کے جیسا ہی دل کو پاک ہونا چاہیے

محوِ حیرت ہے جنوں کیسی ہے یہ دیوانگی
جب گریباں ہے تو اس کو چاک ہونا چاہیے

ebooksgallery.com

پردہ داری ، عیب پوشی اور حفاظت جسم کی
ایک دوجے کی ہمیں پوشاک ہونا چاہیے

دیکھ کر مکر و دغا ، جور و جفا ، ظلم و ستم
دیدۂ احساس کو نمناک ہونا چاہیے

ہاتھ ہی کٹ جائے یا دھونا پڑے جاں ہی سے ہاتھ
شاعر و فنکار کو بے باک ہونا چاہیے

روندتا پھرتا ہے کون اہلِ زمیں کو اے خدا
کس کو نذرِ گردشِ افلاک ہونا چاہیے

ebooksgallery.com

آسماں ملنے لگیں گے یہ زمیں پھٹ جائے گی
تیرے کانوں تک نہ پائے دل کی آہٹ جائے گی

چاہ کر بھی شمع پروانے سے کہہ پاتی نہیں
مت بڑھانا فاصلہ ورنہ کشش گھٹ جائے گی

دیکھنا ہو جائے گا سارا گلستاں باغ باغ
جب توجہ باغبانِ وقت کی ہٹ جائے گی

ebooksgallery.com

دھوپ میں تپتے ہوئے لوگوں کو تکنے کے سوا
کیا کرے گا پیڑ اک اک شاخ جب کٹ جائے گی

وہ تکبّر میں پڑے تھے اُن کو اندازہ نہ تھا
وقت پر اک بے اثر سی فوج بھی ڈٹ جائے گی

کس طرح حاصل ہمیں ہوگا وہ رعب و دبدبہ
چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں قوم جب بٹ جائے گی

کچھ بھی بولوں تو زباں پر نام آتا ہے تِرا
کیا خبر تھی یوں تجھے میری زباں رٹ جائے گی

سوچتا رہتا ہے راغبؔ اب یہی بوڑھا چراغ
کیا کسی دن شمس کی بھی روشنی گھٹ جائے گی

ebooksgallery.com

میرے سینے میں جب ارمانوں کا لشکر آ گیا
ایک بے چینی کا موسم دل کے اندر آ گیا

آ گیا طوفان میرے بحرِ احساسات میں
شاعری کرنا مجھے تجھ سے بچھڑ کر آ گیا

عمر بھر کی بے گھری اُس کا مقدّر بن گئی
جو وفورِ آرزو میں گھر سے باہر آ گیا

ebooksgallery.com

چونچ میں اپنی دبائے ایک برگِ یاسمن
ریگزارِ ہجر میں دل کا کبوتر آ گیا

بادبانِ صبر لے کر کشتیِ دل جب چلی
سامنے اُس کے غموں کا اِک سمندر آ گیا

کھل گئی انسان کی اُس پر حقیقت اُس گھڑی
جب حصارِ ذات سے وہ شخص باہر آ گیا

زلزلے کی زد میں آ کر یوں لگا راغبؔ ہمیں
ذکر سنتے آئے تھے جس کا وہ محشر آ گیا

ebooksgallery.com

ہو چراغِ علم روشن ٹھیک سے
لوگ واقف ہوں نئی تکنیک سے

علم سے روشن تو ہے اُن کا دماغ
دل کے گوشے ہیں مگر تاریک سے

رائے اُس پر مت کرو قائم کوئی
جانتے جس کو نہیں نزدیک سے

ebooksgallery.com

مرتبہ کس کا ہے کیسا کیا پتہ
باز آنا چاہیے تضحیک سے

ہاتھ پھیلانا مقدّر بن نہ جائے
پیٹ بھرنا چھوڑ دیجیے بھیک سے

جڑ گیا شیشہ بھروسے کا مگر
رہ گئے ہیں بال کچھ باریک سے

جس کا مقصد عدل و امن و آشتی
دل ہے وابستہ اُسی تحریک سے

بے سبب راغبؔ تڑپ اُٹھتا ہے دل
دل کو سمجھانا پڑے گا ٹھیک سے

ebooksgallery.com

دھوپ میں فرقت کی تپنے کے لیے
جی رہا ہوں میں تڑپنے کے لیے

خواہشوں کی سربُریدہ کونپلیں
اب بھی کوشاں ہیں پنپنے کے لیے

مہرباں گلشن پہ ہے ظالم ہوا
پھول سے خوشبو ہڑپنے کے لیے

خود فراموشی کے اِس ماحول میں
دل نہیں تیار کھپنے کے لیے

کیا تری محفل میں آئے ہیں سبھی
صرف تیرا نام جپنے کے لیے

لکھ کے راغبؔ اپنی ہی تعریف ہم
بھیجتے رہتے ہیں چھپنے کے لیے

ebooksgallery.com

دل میں ہردم ہے بپا محشر کوئی
یاد آجاتا ہے رہ رہ کر کوئی

کوئی کہتا ہے بھلا کوئی برا
خوش نہیں رہتا کسی سے ہر کوئی

ہو گئے کافور سارے درد و غم
تیرا چہرا ہے کہ چھومنتر کوئی

دل کے دریا میں عجب لہریں اُٹھیں
آ گرا جب یاد کا کنکر کوئی

پیٹھ پیچھے کیسے کیسے تبصرے
نام تک لیتا نہیں منھ پر کوئی

عمر بھر آنکھیں برستی رہ گئیں
جھلملاتا رہ گیا منظر کوئی

ebooksgallery.com

موسموں کی سختیاں سہتا رہا
آسماں کی اُوڑھ کر چادر کوئی

دل تو ہے پاگل ہمیں معلوم ہے
کس طرح تکیہ کرے اِس پر کوئی

رقص کرتا ہے بگولوں کی طرح
قید ہے اِس جسم کے اندر کوئی

ہر گھڑی ہاتھوں پر اپنے میرا نام
کاٹتا رہتا تھا لِکھ لِکھ کر کوئی

بھولنے کی کوششیں ہوتی رہیں
یاد بھی آتا رہا اکثر کوئی

آج بھی ہے مفلسی راغبؔ مگر
باندھتا ہے پیٹ پر پتّھر کوئی؟

ebooksgallery.com

حق نوائی کیوں لگے مشکل مجھے
حوصلہ دیتا ہے میرا دل مجھے

بر سرِ پیکار ہیں آتش وجود
جان کر تصویرِ آب و گِل مجھے

اک کھلونا اور مل جاتا اُنھیں
مل گیا ہوتا جو اور اک دل مجھے

ebooksgallery.com

کب تلک بھٹکیں گی میری چاہتیں
کب ملے گی پیار کی منزل مجھے

چشمِ بینا بن گئی دشمن مری
کھا رہی ہے فکرِ مستقبل مجھے

بن ترے جینے کا ڈھب کیا آ گیا
آ گیا مرنا بھی اب تل تل مجھے

مجھ سے کہتا ہے مرا ہر ایک شعر
شعر گوئی کا سمجھ حاصل مجھے

ebooksgallery.com

کس قدر سنسان ہو کر رہ گئے
ہجر میں ویران ہو کر رہ گئے

رہ گئے فرقت میں بھی زندہ مگر
مثلِ آتش دان ہو کر رہ گئے

جب سے خیمہ زن ہوئے پردیس میں
گھر پہ بھی مہمان ہو کر رہ گئے

ebooksgallery.com

بے حسی جب حد سے آگے بڑھ گئی
سب کے سب بے جان ہو کر رہ گئے

مل گیا ایماں وراثت میں ہمیں
صاحبِ ایمان ہو کر رہ گئے

آپ نے جب سے نگاہیں پھیر لیں
بے سر و سامان ہو کر رہ گئے

راست گوئی کے ہوئے تھے مرتکب
زینتِ زندان ہو کر رہ گئے

حد سے جب راغبؔ بڑھی پیچیدگی
ہم بڑے آسان ہو کر رہ گئے

ebooksgallery.com

ہر گھڑی ہنسنا ہنسانا یاد ہے
وہ حسیں دلکش زمانا یاد ہے

جانے کب بجلی گری کچھ یاد نئیں
بن چکا تھا آشیانا یاد ہے

آتشِ فرقت میں جلنا روز و شب
اشک کا دریا بہانا یاد ہے

ہجر کی اُس چلچلاتی دھوپ میں
یاد کا وہ شامیانا یاد ہے

کوچۂ دلدار میں دیوانہ وار
رات دن چکّر لگانا یاد ہے

ebooksgallery.com

تیری دل جوئی کی خاطر بارہا
وہ حسیں نغمے سنانا یاد ہے

ملتے ہی آنکھوں سے آنکھیں یک بہ یک
وہ تِرا نظریں چرانا یاد ہے

مسکرا کر بات کرنا غیر سے
اور مِرے دل کو جلانا یاد ہے

تیرے استقبال کو ہر دن مِرا
راہ میں پلکیں بچھانا یاد ہے

ساحلِ دریا پہ تنہا بیٹھ کر
تیری تصویریں بنانا یاد ہے

یاد ہے راغبؔ وہ رغبت وہ جنوں
جان و دل اُس پر لٹانا یاد ہے

ebooksgallery.com

مجھ کو رکھتی ہے پریشان مِری خوش فہمی
جان لے لے گی مِری جان مِری خوش فہمی

میری خوش فہمی مِرے جذبۂ الفت کی غذا
میری چاہت کی نگہبان مِری خوش فہمی

جب سے ٹوٹا ہے بھرم دل کو کہیں چین نہیں
قصرِ دل کر گئی ویران مِری خوش فہمی

ebooksgallery.com

کھویا رہتا ہوں خیالوں کی حسیں وادی میں
خود فریبی کا ہے سامان مِری خوش فہمی

میری چاہت کے گلستان کو مرتے دم تک
ہونے دے گی نہ بیابان مِری خوش فہمی

کیا کروں میں کہ کسی آن پسِ آئینہ
جانے دیتی ہی نہیں دھیان مِری خوش فہمی

کس سے امّیدِ وفا میں نے لگائی راغبؔ
کر گئی مجھ کو پشیمان مِری خوش فہمی

ebooksgallery.com

بن گیا شعلہ مظالم کا شرر آخرکار
ہم بھی ٹکرا گئے بے خوف و خطر آخرکار

خوش گمانی مری کچھ کام نہ آئی میرے
توڑ دی وقت نے چاہت کی کمر آخرکار

یہ الگ بات کہ کھائے ہیں بہت میں نے فریب
آ گیا مجھ کو بھی جینے کا ہنر آخرکار

اس نے بھی راست نوائی کی جسارت کی تھی
اس کو بھی ہونا پڑا شہر بدر آخرکار

ہو گئی بند تمنّاؤں کی اک روز مشین
ہو گیا ختم ضرورت کا سفر آخرکار

ebooksgallery.com

مجھ کو امّید ہے ماحول مخالف ہے تو کیا
شاخِ امّید پر آئے گا ثمر آخرکار

خستہ حالات ، بڑی عمر ، سہارے کمزور
گر گیا بادِ مخالف میں شجر آخرکار

کام آئی نہ مرے میری بہادر شاہی
مجھ کو ہونا پڑا محرومِ ظفر آخرکار

روح اک عمر رہی بند بدن مسکن میں
مل گئی اس کو بھی اک راہِ مفر آخرکار

میں نے برسائے یوں اخلاص و محبّت راغبؔ
ہو گیا موم وہ پتّھر کا جگر آخرکار

ebooksgallery.com

دیکھ لینے دو ہمیں خواب میں گھر کی صورت
زندگی ہم نے گزاری ہے سفر کی صورت

کوئی بتلائے کہ کس طرح نہ دیکھوں اُس کو
میری آنکھوں میں وہ رہتا ہے نظر کی صورت

دل میں وہ زلزلہ آیا دمِ رخصت کہ نہ پوچھ
گلشنِ قلب ہوا ایک کھنڈر کی صورت

ایک ماں باپ سے پیدا ہوئے سارے انساں
مختلف پھر بھی ہے ہر ایک بشر کی صورت

ebooksgallery.com

نوحؑ کے دور کا سیلاب سمجھ میں آجائے
ابر برسے جو کبھی دیدۂ تر کی صورت

کتنا خوش رنگ ہے وہ میری نظر سے پوچھو
پھول جیسا ہے وہ چہرہ نہ قمر کی صورت

کوئی تفریق نہ مطلب نہ عداوت نہ حسد
فیض پہنچاتے رہو سب کو شجر کی صورت

چشمِ آگاہ دکھاتی ہے مناظر کیا کیا
کیوں نہ افسردہ ہو اربابِ نظر کی صورت

ایک بے چینی سی رہتی ہے ہمیشہ راغبؔ
جانے کیا چیز ہے سینے میں شرر کی صورت

ebooksgallery.com

اپنی آنکھوں کے چمتکار دکھاتے کسی دن
دفعتاً آ کے مِرے ہوش اُڑاتے کسی دن

میں گلے سے نہ لگا لوں تو مِرا نام نہیں
اِک ذرا دستِ رفاقت تو بڑھاتے کسی دن

ہاں یہی سچ ہے تمھیں پیار نہیں ہے ہم سے
ایسا ہوتا تو تمھیں یاد نہ آتے کسی دن

ebooksgallery.com

یک بہ یک ہو گئے ناراض ہمیشہ کے لیے
کیا شکایت ہے تمھیں مجھ سے بتاتے کسی دن

چھیڑتے ہجر کی روداد بہ اندازِ گلہ
اور رو رو کے مجھے خوب رُلاتے کسی دن

یاد کرتے ہو مجھے تم بھی ہمیشہ اے دوست
میرے دل کو بھی یہ احساس دلاتے کسی دن

میرے ہم درس، مِرے برسوں کے بچھڑے ساتھی
یاس کے دام سے راغبؔ کو چھُڑاتے کسی دن

ebooksgallery.com

خوب مجبورئ حالات سمجھتا ہوں میں
مہرباں آپ کی ہر بات سمجھتا ہوں میں

میں سمجھتا ہوں مِرے دوست حقیقت اپنی
مقصدِ ارض و سماوات سمجھتا ہوں میں

روح کو ایک جواں حوصلہ قیدی کی طرح
جسم کو ایک حوالات سمجھتا ہوں میں

ebooksgallery.com

تجھ سے ملنے کی تڑپ مار نہ ڈالے مجھ کو
کیسے قابو میں ہیں جذبات سمجھتا ہوں میں

کیوں نہ ہر لمحہ اُنھیں دل سے لگائے رکھّوں
زخمِ دل آپ کی سوغات سمجھتا ہوں میں

دیکھنے والے سمجھتے ہیں اِسے اشکِ رواں ہے
کیسے ہوتی ہے یہ برسات سمجھتا ہوں میں

اپنے اشعار کی تشریح نہ کیجیے راغبؔ
آپ کے سارے کنایات سمجھتا ہوں میں

ebooksgallery.com

قتل و غارت جو مچائے ہوئے ہیں
پرچمِ امن اُٹھائے ہوئے ہیں

ایک مدّت سے غموں کے بادل
شہرِ احساس پہ چھائے ہوئے ہیں

اتنا بچّوں کو بھی سکھلا دیتے
جتنا توتے کو رٹائے ہوئے ہیں

اُن کی محفل میں نیا کچھ بھی نہیں
پاس جو کچھ ہے سنائے ہوئے ہیں

صرف الزام لگا کر ظالم
آسماں سر پر اُٹھائے ہوئے ہیں

ہم تماشائی بنے ہیں راغبؔ
اور وہ کہرام مچائے ہوئے ہیں

ebooksgallery.com

دل سے جب آہ نکل جائے گی
جاں بھی ہمراہ نکل جائے گی

دل میں کچھ بھی تو نہ رہ جائے گا
جب تِری چاہ نکل جائے گی

ہم نے سمجھا تھا کہ کچھ برسوں میں
فصلِ جاں کاہ نکل جائے گی

ebooksgallery.com

فن اگر لائقِ تحسین ہوا
خود بخود واہ نکل جائے گی

پھر سبھی جوڑ کے سر بیٹھے ہیں
پھر کوئی راہ نکل جائے گی

تم سے ملنے کی بھی کوئی صورت
انشاء اللہ نکل جائے گی

توڑ کر ساری فصیلیں راغبؔ
فکرِ آگاہ نکل جائے گی

ebooksgallery.com

ایک تصویر چھپائے ہوئے ہیں
اُن کو آنکھوں میں بسائے ہوئے ہیں

ایک مدّت سے تِری یادوں کو
اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں

کوئی امّید نہیں ہے پھر بھی
راہ میں پلکیں بچھائے ہوئے ہیں

ہم کو اوروں سے نہیں کوئی گلہ
اپنے ہی دل کے ستائے ہوئے ہیں

عکسِ احساس دکھانے کے لیے
دل کو آئینہ بنائے ہوئے ہیں

میں اُنھیں ڈھونڈ رہا ہوں راغبؔ
جو مِرے دل میں سمائے ہوئے ہیں

ebooksgallery.com

تمھارے لوٹ آنے کی ہمیشہ آس رہتی ہے
مِرے سیراب ہونٹوں پر سلگتی پیاس رہتی ہے

بسا ہے اِک سمن پیکر مِری آنکھوں میں کچھ ایسے
کہ دل کے صحن میں اُس کی سدا بوباس رہتی ہے

سیہ کرنے سے پہلے ایک لمحہ سوچ لیتے ہیں
وہ جن کی چشمِ فن میں عظمتِ قرطاس رہتی ہے

تغیّر آ نہیں سکتا کبھی کردار میں اُس کے
کہ اُس کی بے حسی ہردم پسِ احساس رہتی ہے

اکیلے پن میں بھی راغبؔ نہ میں تنہا نہ تنہائی
میں اُس کے پاس رہتا ہوں وہ میرے پاس رہتی ہے

ebooksgallery.com

کسی کو خوں رُلانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا
کہ رونے گڑگڑانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

کسی کو کچھ نہیں ملتا عداوت اور نفرت سے
کسی کا دل دکھانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

اگر غیرت ہے زندہ تو وسائل کیجیے پیدا
ہمیشہ دُم ہلانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

ebooksgallery.com

تمھاری مانگ جو بھی ہو سلیقے سے اُسے رکھّو
بھئی اُودھم مچانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

لگا رکھّی ہے تم نے آس لیکن بھول بیٹھے ہو
کہ قارونی خزانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

توجّہ سے کرو حاصل وہاں تعلیم و تربیّت
فقط کالج میں جانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

درختوں پر اُنھیں راغبؔ ہمیشہ چہچہانے دو
پرندوں کو اُڑانے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا

ebooksgallery.com

مِری گردن سے یوں تیغِ ستم ایجاد ملتی ہے
زمانے بھر سے میرے حوصلے کی داد ملتی ہے

نہیں محتاج شعر و شاعری تعلیم کی لیکن
لہک اُٹھتے ہیں وہ پودے جنھیں کچھ کھاد ملتی ہے

سمندر پار ملتے ہیں یقیناً ڈالر و درہم
پر اکثر زندگی افسردہ و ناشاد ملتی ہے

ebooksgallery.com

امیرِ شہر کی چشمِ کرم کو کون دکھلائے
کسے لوٹا حوادث نے کسے امداد ملتی ہے

سبھی کو رزق ملتا ہے خدا کے کارخانے سے
ہر اِک فرقت زدہ دل کو متاعِ یاد ملتی ہے

محبّت چاہتی ہے دیکھنا نمناک آنکھوں سے
کہانی میں کہاں تک ہجر کی روداد ملتی ہے

جہاں بھی دیکھتا ہوں کھود کر دل کی زمیں راغبؔ
کہیں آہیں نکلتی ہیں کہیں فریاد ملتی ہے

ebooksgallery.com

نہ جانے کیا ہے اُس ظالم کے جی میں
کمی آتی نہیں کچھ کج رَوی میں

سہاگن ہو کے بھی ان برہنوں کی
جوانی کٹ رہی ہے بیوگی میں

مِرے محبوب تجھ سے دُور رہ کر
عجب سی بے کلی ہے زندگی میں

بتاؤ کون ہے دنیا میں ایسا
کمی کوئی نہیں جس آدمی میں

ملے اخلاص کا دریا سمندر
بڑی شدّت ہے میری تشنگی میں

ebooksgallery.com

تکبّر نے کیا برباد اُسے بھی
گزاری عمر جس نے بندگی میں

ابھی اِک دوسرے سے لڑ رہے ہیں
کبھی کھاتے تھے دونوں ایک ہی میں

دیا ہے خون میں نے اس دیئے کو
’’مرا حصّہ بھی ہے اس روشنی میں‘‘

نہ ہو جس کا اثر کچھ ذہن و دل پر
مزہ آتا نہیں اُس شاعری میں

دعا کیجیے کہ راغبؔ زندگی بھر
اضافہ ہو ہماری دوستی میں

ebooksgallery.com

میں سب کچھ بھول جانا چاہتا ہوں
میں پھر اسکول جانا چاہتا ہوں

ترے شہرِ محبّت کی گلی میں
میں بن کر ڈھول جانا چاہتا ہوں

میں اِس دنیا سے تیری چاہتوں کے
لیے کچھ پھول جانا چاہتا ہوں

اُسی کی یاد تڑپاتی ہے راغبؔ
میں جس کو بھول جانا چاہتا ہوں

ebooksgallery.com

کہاں خود میں سمٹ کر رہ گیا ہوں
کئی حصّوں میں بٹ کر رہ گیا ہوں

تِری یادیں ہیں مِقناطیس جیسی
انھیں سے میں چمٹ کر رہ گیا ہوں

مقدّر میں تھا تنہائی کا صحرا
غبارِ غم میں اَٹ کر رہ گیا ہوں

پلٹ کر آپ کو آنا تھا جس سے
اسی رہ سے لپٹ کر رہ گیا ہوں

میں سب کو کاٹتا رہتا تھا راغبؔ
زمانے بھر سے کٹ کر رہ گیا ہوں

ebooksgallery.com

ہوا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں
رہا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

سرِ صحرا برسنا چاہتا ہوں
گھٹا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

کہیں تو روشنی ہو جائے مجھ سے
دیا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

میں اِس عریاں وجود انسانیت کی
ردا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

ebooksgallery.com

فرشتوں نے مجھے سجدہ کیا ہے
جو تھا، ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

دیارِ درد میں آباد رہ کر
دوا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

محبّت میں کسی کی رفتہ رفتہ
فنا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

کسی مظلوم کے مجروح دل کی
دعا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

میں کوئی قرض ہوں خود پر ہی راغبؔ
ادا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں

ebooksgallery.com

بڑی مشکل ہوا کے سامنے ہے
چراغِ دل ہوا کے سامنے ہے

چراغوں کی طرح ہیں دوست میرے
ہر اِک ، باطل ہوا کے سامنے ہے

ہوا کا سامنا ہو کیوں نہ اُس کو
وہ روشن دل ہوا کے سامنے ہے

جہاں چاہے وہاں بے خوف جائے
ہر اِک منزل ہوا کے سامنے ہے

وہی بادِ مخالف میں ہے روشن
جو اِس قابل ، ہوا کے سامنے ہے

ہوا ہو کر رہے گا جسم راغبؔ
یہ مشتِ گِل ہوا کے سامنے ہے

ebooksgallery.com

وفاداری میں جب کمزور ٹھہرے
بھلا کیسے وفا کی ڈور ٹھہرے

کسی کا شور و شر بھی امن پرور
کہیں آہ و فغاں بھی شور ٹھہرے

وہ لے کر امن کا پرچم اُٹھے ہیں
طبیعت سے جو آدم خور ٹھہرے

کہیں گے ہم سدا ظالم کو ظالم
رہیں چپ جن کے دیدے کور ٹھہرے

ebooksgallery.com

منا لوں کس طرح خود کو
سنبھالوں کس طرح خود کو

تِرے سانچے میں اے دنیا
میں ڈھالوں کس طرح خود کو

نہیں رہتا میں اِس دُھن میں
اُچھالوں کس طرح خود کو

تمنّاؤں کی دلدل سے
نکالوں کس طرح خود کو

جلاؤں گر نہ خونِ دل
اُجالوں کس طرح خود کو

نہیں میں خود غرض راغبؔ
بنا لوں کس طرح خود کو

ebooksgallery.com

ملنے چلے ہو بغض و کدورت کے باوجود
قائم رہے گا فاصلہ قربت کے باوجود

ہم لوگ دوستی ہی نبھاتے رہے سدا
اُن کی طرف سے لاکھ عداوت کے باوجود

خودداریِ مزاج نے تالا لگا دیا
ہلتی نہیں زبان ضرورت کے باوجود

پھر اُس کے حال ہی پر اُسے چھوڑ دیجیے
آئے نہ راہ پر جو ہدایت کے باوجود

دل ہے کہ اعتبار ہی کرتا چلا گیا
اُن سے ہزاروں شکوے شکایت کے باوجود

ebooksgallery.com

میں بھی تری طرح ہی اسیرِ انا رہا
ملنے نہ جا سکا کبھی چاہت کے باوجود

سختی سے پیش آنا پڑے ہے کبھی کبھار
بچّوں سے اپنے لاکھ محبّت کے باوجود

کچھ سوچنے سمجھنے کی دعوت تو دے گیا
آیا نہ جو سمجھ میں وضاحت کے باوجود

جادو اثر نہیں تو ہے بے لطف شاعری
فکر و خیال میں بڑی ندرت کے باوجود

سب سے بڑا دلیر ہے راغبؔ وہ آدمی
غصّے کی آگ پی لے جو قدرت کے باوجود

ebooksgallery.com

کیا بس گئے ہیں وہ مِرے دل کے مکان میں
آتا نہیں ہے کوئی بھی وہم و گمان میں

گستاخیاں بھی کرنی ہوں گر میری شان میں
یہ التجا ہے کیجیے اردو زبان میں

تلوار رہنے دیجیے راغبؔ میان میں
تاثیر پیدا کیجیے اپنی زبان میں

ebooksgallery.com

چاہے نگاہِ عقل میں ہو کچھ بھی احتیاط
ہر آدمی کے بس میں نہیں ہوتی احتیاط

لازم ہے احتیاط ہر اِک بات میں مگر
دیکھو بنا نہ دے کہیں بزدل ہی احتیاط

بے احتیاطیوں نے کیے برپا انقلاب
منھ دیکھتی ہی رہ گئی بے چاری احتیاط

زخمی نہ ہو قلم سے ہمارے کسی کا دل
کرتے ہیں ہر کلام میں ہم اِس کی احتیاط

ہم مصلحت پرست ہیں راغبؔ نہ متّقی
ہر بات میں تو ہم سے نہیں ہوگی احتیاط

ebooksgallery.com

کسی طرح بھی نہ تجھ کو قرار آئے گا
کہاں جنوں کا لبادہ اُتار آئے گا

کچھ اِس طرح سے بچھایا ہے اُس نے دامِ فریب
کہ خود ہی جال میں اِک اِک شکار آئے گا

خرد کو چھوڑئے ہے عشق کو بڑی اُمّید
وفا کے رتھ پہ وہ ہو کر سوار آئے گا

ebooksgallery.com

اُنھیں ہماری شرافت نہیں شرارت پر
کہاں خبر تھی کہ اِس درجہ پیار آئے گا

خیال و فکر میں رنگت نہیں محبّت کی
غزل کے چہرے پہ کیسے نکھار آئے گا

یہ خشک ہوتا پسینا ہے پوچھتا ہر شام
کہ کب تلک یونہی راشن اُدھار آئے گا

وہ جان جائے گا کیا ہیں خلوص و مہر و وفا
جو اُن کے شہر میں اِک دن گزار آئے گا

سنبھل کے چلیے گا راغبؔ ڈگر پہ جیون کی
کہیں چڑھاو کہیں پر اُتار آئے گا

ebooksgallery.com

وفا کے پتلے بھی چاہت کی مورتیں بھی ہیں
دلِ حزیں میں کئی اور صورتیں بھی ہیں

ستم تو ڈھایا ہے مہنگائی نے بھی خوب مگر
قصوروار ہماری ضرورتیں بھی ہیں

قدم قدم پہ بچھا ہے عدو کا دامِ فریب
کرو تلاش تو بچنے کی صورتیں بھی ہیں

وہ ہم سے ملتے ہیں راغبؔ بڑے خلوص کے ساتھ
یہ اور بات کہ دل میں کدورتیں بھی ہیں

ebooksgallery.com

اگرچہ میری طبیعت بھی کوئی سخت نہیں
ذرا سی چوٹ سے دل میرا لخت لخت نہیں

ملو گے تم کبھی اب اتّفاق سے بھی کہیں
مجھے پتہ ہے میں ایسا بلند بخت نہیں

متاعِ زیست سمجھتا ہوں میں محبّت کو
بجز خلوص مِرے پاس کوئی رخت نہیں

ابھی تلاش جہانِ دِگر میں دوب کی ہے
درونِ شہرِ تمنّا کوئی درخت نہیں

قلندری ہے ہمارے مزاج میں شامل
ہمارے خواب میں بھی کوئی تاج و تخت نہیں

میں کیا کروں کہ ہے اردو مِری زباں راغبؔ
معاف کرنا جو لہجہ مِرا کرخت نہیں

ebooksgallery.com

ہر ایک لمحہ تمھارا خیال اب بھی ہے
کہ دل سے دل کا وہ رشتہ بحال اب بھی ہے

کئی برس ہوئے تجھ سے جدا ہوئے لیکن
تِری جدائی کا رنج و ملال اب بھی ہے

غمِ جہاں سے ہے پامال پر غزل کا دل
اسیرِ شوخیِ حسن و جمال اب بھی ہے

ebooksgallery.com

تمھارے دل میں ہے ایمان کی ضیا اب بھی
اگر تمیزِ حرام و حلال اب بھی ہے

بدل گیا ہے بہت رنگِ عاشقی لیکن
وہی مریضِ محبّت کا حال اب بھی ہے

خیال و فکر کی آلودگی عروج پہ ہے
اگرچہ جنسِ حیا خال خال اب بھی ہے

مشینی دور میں افراطِ معلومات تو ہے
پہ حالِ دل کا سمجھنا محال اب بھی ہے

کہاں ہے آج تمھارا وہ جامِ جم راغبؔ
ہمارے پاس تو جامِ سفال اب بھی ہے

ebooksgallery.com

کہاں ہوں، کون ہوں، کیسا ہوں، کس شمار میں ہوں
غبارِ وقت ہوں ، الفت کی رہ گزار میں ہوں

عجیب حبس کے عالم میں جی رہا ہوں میں
دیارِ ہجر میں تنہائیوں کے غار میں ہوں

میں خود پرست نہیں ہوں نہ خود فریب ہوں میں
مجھے پتہ ہے کہ میں کس کے اختیار میں ہوں

اگرچہ ہجر زدہ ہوں ، وطن سے دور ہوں میں
خدا کا شکر ہے اک پرسکوں دیار میں ہوں

تلاش کرتا ہوں میں افتخار راغبؔ کو
کئی برس سے میں اپنے ہی انتظار میں ہوں

ebooksgallery.com

جو دوسروں کی خطائیں معاف کرتے ہیں
دراصل دل سے کدورت وہ صاف کرتے ہیں

ہر ایک بات میں ہامی نہیں بھری جاتی
اُنھیں گلہ ہے کہ ہم اختلاف کرتے ہیں

کبھی گمان کی صورت کبھی یقین کے ساتھ
دلوں کے راز کا وہ انکشاف کرتے ہیں

ebooksgallery.com

ہمیں یقیں بھی دلاتے ہیں ساتھ دینے کا
وہ سازشیں بھی ہمارے خلاف کرتے ہیں

پتہ ہے جن کو بھی مفہوم حرفِ توبہ کا
وہ اپنے جرم کا خود اعتراف کرتے ہیں

کہیں بھی پیار سے رہنا اُنھیں قبول نہیں
جہاں بھی جائیں، دلوں میں شگاف کرتے ہیں

اُنھیں سے عظمتِ اردو بحال ہے راغبؔ
جو گفتگو میں ادا شین قاف کرتے ہیں

ebooksgallery.com

خلوص و اُنس میں جو صورتِ شجر ٹھہرے
غموں کی دھوپ میں تپ کر ہی معتبر ٹھہرے

ہمیں کسی سے عداوت نہیں شجر ہیں ہم
ہماری شاخ پہ بس پیار کا ثمر ٹھہرے

سکونِ قلب تو حاصل ہے ہم فقیروں کو
بلا سے آپ کی نظروں میں دربدر ٹھہرے

نکل کے خانہ بدوشی کی زندگانی سے
خدا کا شکر ہے کچھ دن تو اپنے گھر ٹھہرے

ebooksgallery.com

بڑے ہی کام کی مٹّی مِرے وجود میں ہے
سو مجھ پہ بھی تو کبھی چشمِ کوزہ گر ٹھہرے

ستم جو ڈھائے وہ ٹھہرائے خود کو امن پرست
خلافِ ظلم جو اٹھّے وہ فتنہ گر ٹھہرے

ہنر کا سارا خزانہ ہے جن کے سینے میں
وہی زمانے میں افسوس بے ہنر ٹھہرے

طرح طرح کی میں عینک لگا کے دیکھتا ہوں
کبھی تو اپنی کمی پر مِری نظر ٹھہرے

خدا کے خوف سے لرزیدہ ٹھہرا دل راغبؔ
سو دل میں کیسے کسی دوسرے کا ڈر ٹھہرے

ebooksgallery.com

کبھی زمین کبھی آسماں کے بارے میں
ہمیں ہے سوچنا سارے جہاں کے بارے میں

نہ جانے کیوں مِری آنکھیں برسنے لگتی ہیں
میں سوچتا ہوں جب اس گلستاں کے بارے میں

کسی کو راز بتانے کی کیا ضرورت تھی
سو کچھ نہ بولیے اب رازداں کے بارے میں

یہ تیری سادہ دِلی تجھ کو مار ڈالے گی
پتا نہیں تجھے اہلِ جہاں کے بارے میں

ebooksgallery.com

جو حق پرست ہیں مذہب ہے جن کا سچائی
وہ سوچتے نہیں سود و زیاں کے بارے میں

ہر ایک سمت سے برق و شرر نے گھیر لیا
ہر اِک کو علم تھا اُس آشیاں کے بارے میں

اِس اضطراب میں بھی اے قطرسکون سے ہوں
میں کیا لکھوں ترے امن واماں کے بارے میں

یہاں کی فکر میں سب کچھ بھلائے بیٹھے ہیں
کبھی تو سوچیے صاحب وہاں کے بارے میں

متاعِ دردِ جگر جس نے کی عطا راغبؔ
زباں خموش ہے اُس مہرباں کے بارے میں

ebooksgallery.com

ضرورتوں کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں پاؤں میں
تمھیں بتاؤ کس طرح میں لوٹ آؤں گاؤں میں

اکیلے پن کی دھوپ میں تڑپ رہا ہوں اے خدا
کوئی پہر تو ہو بسر محبتوں کی چھاؤں میں

بچھڑ کے تم سے کس طرح گزاروں اپنی زندگی
الجھ گیا ہوں میں تمھاری یاد کی لتاؤں میں

تڑپ رہا ہوں پیاس سے ، بندھی ہوئی ہے آس بھی
نمی نہیں ہے کیا تمھارے پیار کی گھٹاؤں میں

ہوائے شہر سے ہوئی ردائے امن تار تار
ترقیوں کی بجلیاں گریں یوں گاؤں گاؤں میں

کوئی دھرے گا کان کیا تمھارے امن امن پر
صدائے مکر و فن جو ہے تمھاری کاؤں کاؤں میں

ebooksgallery.com

کوئی مجھ سے خفا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے
سر تن سے جدا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے

مِرے شعروں سے، مِری آہوں سے، مِرے نالوں سے، مِری چیخوں سے
اِک حشر بپا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے

یہ سچ کہنا اور سچ سننا ، یہ سچ پڑھنا اور سچ لکھنا
مِرے حق میں بُرا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے

زلفِ اُردو سلجھانے میں، احساس کے دیپ جلانے میں
نقصان بڑا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے

ہے کون اجالوں کا دشمن ، کس کی جانب ہے روے سخن
دنیا کو پتا ہوتا ہے تو ہو رُک جائے قلم ناممکن ہے

ebooksgallery.com

یہ جواہر خیالات کے
عکس ہیں میرے جذبات کے

جب محبّت ہوئی سُرخ رو
دن تھے تیری عنایات کے

اب کہاں عشقِ اوّل کے دن
اور وہ طوفان جذبات کے

کاش رہتے وہ بچپن کے دن
اور کھلونے ترِے ہات کے

کتنا بے چین ہے میرا دل
واسطے اِک ملاقات کے

ebooksgallery.com

وہ حد سے زیادہ گریزاں ہے مجھ سے
جسے چاہتا ہوں میں حد سے زیادہ

وہیں پر ہے جمہوریت کار آمد
جہاں نیک رہتے ہوں بد سے زیادہ

نکلنے نہ دو پانْو چادر کے باہر
نہ اُونچا نظر آؤ قد سے زیادہ

یہ پتّھر کا گھر چار دن کے لیے ہے
ہے خاکی کو نسبت لحد سے زیادہ

ebooksgallery.com

ترے دل پہ جادو جگانے کے لائق
کہاں کچھ ہے تجھ کو سنانے کے لائق

کوئی تو کرے ظلم پر لب کشائی
کوئی تو رہے منہ دکھانے کے لائق

نہ بگڑے تعلّق تو اچھّا ہے لیکن
رہے رسم و رہ آنے جانے کے لائق

ebooksgallery.com

کوئی کس طرح ایسے زخموں کو روئے
جو ہیں صرف دل میں چھپانے کے لائق

ابھی اور تھوڑی سی مہلت عطا ہو
کہ بچّے نہیں ہیں کمانے کے لائق

مجھے اب مرے حال پر چھوڑ دیجیے
نہیں روگ دل کا بتانے کے لائق

ترا نام لکھّا ہے یوں لوحِ دل پر
نہیں ہے جو مٹنے مٹانے کے لائق

ebooksgallery.com

سمجھ میں خود اپنی بھی آتا نہیں کچھ
ہوا کیا ہے جو دل کو بھاتا نہیں کچھ

نہیں کچھ تری بخششوں کے علاوہ
مِرے پاس اے میرے داتا نہیں کچھ

تِری تنگ ظرفی کا اندازہ ہوتا
تو ہرگز میں تجھ کو بتاتا نہیں کچھ

وہاں علم کا نور پھیلے گا کیسے
جہاں عالموں کو بھی آتا نہیں کچھ

میں بے ذوق لوگوں کی محفل میں راغبؔ
چلا بھی گیا تو سناتا نہیں کچھ

ebooksgallery.com

بزمِ سخن میں خود کو ناچار لے کے آئے
نادر خیال روشن افکار لے کے آئے

فرقت کے زخم دل پر اِس سے کہیں سوا ہیں
ہم ساتھ جتنے ڈالر دینار لے کے آئے

پھر حرفِ یاس لے کر لوٹے تِری گلی سے
کیوں دل میں آرزوے دیدار لے کے آئے

ebooksgallery.com

خوش فہم دل کی ضد پر جب جب وہاں گئے ہم
دو چار زخم تازہ ہر بار لے کے آئے

اُس پار جا چکے جو دریائے زندگی کے
کوئی نہیں جو اُن کو اِس پار لے کے آئے

سب ظلمتوں پہ چھائی ہر سمت جگمگائی
وہ روشنی جو میرے سرکارؐ لے کے آئے

راغبؔ تمام خبریں ہوں گی اُسی طرح کی
پتّھر بنا کے دل کو اخبار لے کے آئے

ebooksgallery.com

امید مت لگاؤ تدبیر سے زیادہ
ملتا نہیں کسی کو تقدیر سے زیادہ

تقدیر سے زیادہ تدبیر آزماؤ
تقدیر پر یقیں ہو تدبیر سے زیادہ

گجرات سے زیادہ زخمی کیا گیا ہوں
ہے درد میرے دل میں کشمیر سے زیادہ

ebooksgallery.com

اُس قوم کی قیادت پھر رہ سکی نہ قائم
تخریب کی جب اُس نے تعمیر سے زیادہ

حالانکہ قصرِ فن کی کمزور سی کڑی ہوں
لیکن ہے بوجھ مجھ پر شہتیر سے زیادہ

چاہت کی ڈور ہے یہ، دو دل بندھے ہیں اِس میں
مضبوط ہے یہ دھاگا زنجیر سے زیادہ

فرصت کہاں کسی کو اِس دورِ تیزرَو میں
تلخیص کارگر ہے تفسیر سے زیادہ

ہے وقت کا تقاضا راغبؔ کہ ہو توجہ
تقریر و گفتگو پر تحریر سے زیادہ

ebooksgallery.com